روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۲۸۔ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۱۱ وفا ہش ۱۳۷۰، ۱۱ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دُعاؤں کی قبولیّت کا فیض ان لوگوں کو ملتا ہے جو متّقی ہوتے ہیں اَب میں بتاؤں گا کہ متّقی کون ہوتے ہیں، مگر ابھی مَیں ایک اَور شُبہ کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ جو متّقی ہوتے ہیں۔ بظاہر اُن کی بعض دُعائیں اُن کے حسبِ منشاء پُوری نہیں ہوتی ہیں، یہ کیوں ہوتا ہے؟ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان لوگوں کی کوئی بھی دُعا درحقیقت ضائع نہیں کی جاتی، لیکن چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اس دُعا کے نتائج اس کے حق میں کیا اثر پیدا کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کمال شفقت اور مہربانی سے اس دُعا کو اپنے بندہ کے لئے اس صورت میں منتقل کر دیتا ہے۔ جو اس کے واسطے مفید اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جیسے ایک نادان بچّہ سانپ کو ایک خوبصورت اور نرم شئے سمجھ کر پکڑنے کی جراٴت کرے یا آگ کو روشن دیکھ کر اپنی ماں سے مانگ بیٹھے، تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ماں خواہ وہ کیسی ہی نادان سے نادان بھی کیوں نہ ہو۔ کبھی پسند کرے گی کہ اس کا بچّہ سانپ کو پکڑے یا اپنی خواہش کے موافق آگ کا ایک روشن کوئلہ اس کے ہاتھ پر رکھ دے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ یہ اُسی کی زندگی کو گزند پہنچائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب اور عالم الکلّ ہے اور مہربان ماں سے بھی زیادہ رحیم کریم ہے اور ماں کے دل میں بھی یہ رأفت اور محبت اُسی نے ڈالی ہے وہ کیونکر گوارا کر سکتا ہے کہ اس کا عزیز بندہ اپنی کمزوری اور غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کسی ایسی چیز کے لئے دُعا کر بیٹھے جو اس کے حق میں مضرّت بخش ہے تو وہ اُس کو فی الفور منظور کر لے نہیں بلکہ وہ اس کو ردّ کر دیتا ہے اور اس کے بجائے اس سے بھی بہتر اُس کو عطا کرتا ہے اور وہ یقیناً سمجھ لیتا ہے کہ یہ میری فلاں دُعا کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اپنی غلطی پر بھی اس کو اطلاع ملتی ہے۔ غرض یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ متقیوں کی بھی بعض دُعا قبول نہیں ہوتی۔ نہیں اُن کی تو ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی کمزوری اور نادانی کی وجہ سے کوئی ایسی دُعا کر بیٹھیں جو ان کے لئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلہ میں اُن کو وہ چیز عطا کرتا ہے، جو ان کی شئے مطلوبہ کا نعم البدل ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷۸، ۲۷۹)

محترم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ انتقال فرما گئے

نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے مخلص اور فدائی مربی مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر سابق مربی کراچی ۹ اور ۱۰ جولائی کی درمیانی شب بعمر ۵۹ سال ہارٹ اٹیک ہونے سے بوقت ۱۲ بجے پاکستان ٹائم وفات پا گئے۔ موصوف کی وفات جاپان کے شہر شیوہاما ہائے (SHIOHAMA HAI) میں ہوئی جہاں وہ دو جولائی ۱۹۹۱ء کو اپنی بچی کی ملاقات و علاج کے لئے جاپان گئے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بچیاں اور تین بچے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا شادی شدہ ہے۔ ان کا ایک بیٹا چوہدری محمد انور طاہر بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لا رہا ہے۔

حالات زندگی

جناب محمد اشرف صاحب ناصر ضلع گجرات تحصیل کھاریاں کے ایک گاؤں سماعیلہ کے ایک زمیندار گھرانے میں ۲۱، دسمبر ۱۹۳۲ء کو پیدا ہوئے۔ پرائمری کرنے کے بعد آپ کے والد جناب چوہدری سلطان احمد صاحب نے ان کے بڑے بھائی محمد اکبر صاحب واقف زندگی کی وفات کے ایک سال بعد ان کو وقف کر کے ۱۹۴۱ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کروایا۔ جہاں

باقی صفحہ ۸ پر

محترم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب وفات پا گئے

مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ و ناظم تشخیص جائیداد نظارت بہشتی مقبرہ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۷½ بجے صبح وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ آپ تقریباً ۲۰ سال تک ناظم تشخیص جائیداد موصیان و محاسب صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

مکرم مرزا صاحب کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور بعد تدفین دُعا بھی آپ ہی نے کرائی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں بلند مقام عطا کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱ وفا ۱۳۷۰ ہش — ۱۱ جولائی ۱۹۹۱ء

ذوقِ ملاقات

تیاریاں آخری مراحل میں داخل ہو رہی ہیں ۔ کپڑوں ، لباس کی چھان پھٹک ہو رہی ہے ۔ ضروری چیزوں کا حساب کیا جا رہا ہے ۔ نظریں کیلنڈر پر ٹکی ہیں ۔ دن ہیں کہ گذرنے کا نام نہیں لے رہے ۔ محبوب سے ملاقات کا لمحہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے ۔ پھر ملیں گے ۔ آنکھیں ٹھنڈی ہونگی ۔ باتیں ہونگی ۔ روح کو محبتوں کی سرشاری ملے گی ۔ پیارے سے پیار کا اظہار ہوگا ۔

روحانی برکت اور ایمان میں زندگی کی ایک نئی لہر کا پیدا ہونا صحبت صالحین کا بنیادی نکتہ ہے ۔ حضرت امام جماعت الاوّل اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے نے ایک بار فرمایا تھا کہ آپس میں ملتے رہنا چاہیئے ۔ مثال یہ دی کہ جس طرح قصائی چھریوں کو آپس میں رگڑتا ہے تاکہ ان پر لگی ہوئی چربی اتر جائے اور چھری کی تیزی بحال ہو جائے ایمان والوں کا آپس میں ملنا بھی اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے ۔ متقیوں کا آپس میں مل بیٹھنا ، مشترکہ طور پر عبادات ادا کرنا ، روحانی مجالس میں شریک ہونا اور روح کو گرمانے والے خطابات اور تقاریر سننا ان سب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دلوں کی میل اور کدورت دُھل جاتی ہے اور روحیں ایک بار پھر خدمتِ دین کے لئے مستعد ہو جاتی ہیں ۔ اور قلب و روح ایک نئی سرشاری سے ایک بار پھر پکار اٹھتے ہیں کہ

ع جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

لیکن یہ تو احوال ہے ان کا جو ہجر کی تلخیاں مٹانے جا رہے ہیں ۔ محبوب سے ہم آغوش ہونے جا رہے ہیں ۔ جو خوش نصیب ہیں ۔ جو خوش قسمت ہیں ۔ جو آج کے دور میں مولا کریم کی مرضی سے منتخب ترین افراد قرار پائے ہیں اور وہ جو صرف کیسٹوں اور ویڈیو پر گزارا کرتے ہیں ۔ اور محبوب کو مسکراتے دیکھ کر جن کے دل کی کلی کھل جاتی ہے اور روح سرشار ہو جاتی ہے ، عارضی طور پر ہی سہی ، ان کا حال ان کے مولا کو بخوبی معلوم ہے ۔ لیکن مولا کریم کی رضا پر ایک بار پھر شدتِ کرب سمیت راضی ہیں ۔ تاریکیوں کی کالی رات کا سینہ پھاڑنے والا نورانی لمحہ کبھی تو آئے گا نا ! شاید آخری سانس سے پہلے دیدار کی دولت مل ہی جائے ۔ اس محبوب کی یاد میں مہجوروں کے لئے تسلی کے دو بول بھی محبوب ہی کی طرف سے آتے ہیں ۔ تب ہی دل میں آئندہ برس تک امید کا درد سہنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے اور زبان دانتوں میں دبائے بے قرار دلوں کی تمنائیں پھر سے جدائی کا کرب سہنے کو تیار ہو جاتی ہیں ۔ جو جا نہیں سکتے ۔ جو دیدار کی لذت سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتے اب وہ ویڈیو کے منتظر ہیں ۔ یا یہ شعر گنگناتے پھرتے ہیں ۔

کبھی تو اس سے ملاقات ہوگی جلسے پر
کبھی تو آئے گا وہ وصل کے مہینوں میں

یہ جام کوئی عام سا شیشہ تو نہیں ہے
یہ جام تو تقدیر کے رازوں کا امیں ہے
اس جام سے مٹ جاتا ہے احساسِ معاصی
اس جام میں پینا تو مشیّت کے قریں ہے

ابوالاقبال

یہ عجیب ساعتِ قُرب ہے مری جاں میں تیرا ورود ہے
نہ یہ کائنات ہے درمیاں نہ حجاب میرا وجود ہے

یہ عجیب ساعتِ قُرب ہے کہ فقط تجلّیٔ حُسن ہے
نہ فسونِ ہستی و نیستی نہ فریب بُود و نبود ہے

مرے پاس آج یہ کون ہے مری دھڑکنوں میں ہے موسیقی
مری سانس تارِ رباب ہے مری نبض موجِ سُرود ہے

یہ ماجرائے عجیب ہے مرا دل بھی میرا رقیب ہے
کہ مرے کنار میں بیٹھ کر اُسے تجھ سے گفت و شنود ہے

مرے وارداتِ جنوں ہیں کیا تجھے کیا خبر مرے محتسب
فقط اِک حضور ہے بندگی نہ قیام ہے نہ سجود ہے

دلِ بیقرار پہ رفتہ رفتہ کھلا یہ نُکتۂ معرفت
کہ ہزار عقدۂ زندگی کی فقط رضا سے کشود ہے

جسے تیری سوچ کے مُوقلم نے دیا ہے نقشِ حیات کا
وہی آشکار ہے دہر میں وہی شاہکارِ نمود ہے

دلِ کائنات کے باب میں یہ دلیلِ ذوقِ نیاز ہے
کہ بساطِ چرخ پہ جو ستارہ ہے ایک داغِ سجود ہے

مرے انقلاب کا سامنا یہ جہانِ کُہنہ نہ کر سکا
وہی سرفتادہ زمین ہے وہی آسمانِ کبود ہے

اعجازؔ قیمتِ دل نہ پوچھ کہ عاشقی نہیں تاجری
نہ زیاں ہے درخورِ اعتناء نہ کسی شمار میں سُود ہے

سعید احمد اعجاز

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

" صبر بڑا جوہر ہے ۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصّے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کراتا ہے ۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض گالی نہ دے ۔ "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے۔ تم میں سے جو شخص نیک اعمال بجالائے گا اسے اپنی نیکیوں سے بہت بہتر بدلہ ملے گا۔ اور ایسے ہی لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے۔ لیکن جو لوگ برائیوں میں ملوّث ہونگے وہ جہنم میں اوندھے منہ گرا دیئے جائیں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ کیا یہ جزا تمہارے اعمال کے مطابق ہے یا نہیں۔

اس ( ) میں دین حق کی تعلیم کا ایک بڑا اہم مسئلہ بیان کیا گیا ہے آریہ مذہب نجات کے بارہ میں یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب نیکیوں کی جزا دیتا ہے تو وہ ہر ایک روح کا کوئی نہ کوئی گناہ رکھ لیتا ہے جس کی سزا اسے بعد میں دی جاتی ہے۔ وہ پہلے انسانی روح کو نجات دے دیتا ہے۔ اور اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد پھر اس گناہ کی وجہ سے جو اس نے کیا ہوتا ہے اور جس کی سزا اسے ابھی نہیں ملی ہوتی۔ پھر اسے مختلف جونوں کے چکر میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا جاتا ہے۔ گویا (اللہ محفوظ رکھے) خدا تعالیٰ بھی ان ہندو مہاجنوں کی طرح ہے جو قرض کا ایک حصہ تو وصول کر لیتے ہیں۔ لیکن کچھ تھوڑا سا باقی رہنے دیتے ہیں۔ تاکہ سود کا سلسلہ جاری رہے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر سود سمیت ایک بڑی رقم کا مطالبہ کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے بھی (اللہ محفوظ رکھے) دنیا کا سلسلہ اسی رنگ میں جاری کیا ہوا ہے۔ کہ پہلے تو وہ نیک اعمال کی انسان کو جزا دے دیتا ہے۔ اور پھر کسی برے عمل کی سزا میں اسے دنیا میں مختلف جونوں کی شکل میں لوٹاتا رہتا ہے۔ مگر قرآن کریم اس عقیدہ کو کلیتاً رد کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ روح اور مادہ کا خالق خدا جتنی روحیں اور جتنا مادہ چاہے صرف ایک کُن کہنے سے پیدا کر سکتا ہے۔ اُسے ازلی روحوں کے ساتھ آریوں کا بنایا ہوا تمسخر کرنے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ گو انسان کی نیکی محدود ہے مگر اسکا ارادہ محدود نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انسان کو اسکے عمل سے بہت زیادہ بدلہ دے گا۔ اور سزا کے دن خواہ دنیا میں آئے یا آخرت میں مومنوں کو محفوظ رکھے گا۔ اور یہ نہیں دیکھے گا کہ انکے عمل حقیر تھے بلکہ وہ اپنے فضل سے انہیں دائمی نجات عطا فرمائے گا۔ ہاں جو لوگ بدیاں کرتے تھے۔ ان کو آگ میں اوندھے منہ گرا دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ کیا تمہارے عملوں کے مطابق تم کو جزا نہیں مل رہی؟ یعنی بدی کی جزا بہر حال عمل کے مطابق ہوگی سے زیادہ نہیں ہوگی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ (اعراف ۱۹٤) میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے حتیٰ کہ شدید ترین مخالف کی مخالفت اور دشمنی پر بھی غالب ہے۔ پس اس ( ) کے مطابق بد سے بدتر انسان بھی خدا تعالیٰ کی رحمت کا مستحق ہو جائے گا۔ اور آخر جنت کے دروازے اس کے لئے کھل جائیں گے۔ یہ مضمون تو اخروی حیات کے لحاظ سے ہے۔ دنیوی نقطہ نگاہ سے اس ( ) میں یہ بیان کیا گیا ہے جو افراد دین حق کے دوبارہ احیاء کے لئے قربانیاں کرینگے انہیں اپنی ان قربانیوں کا جب بدلہ ملے گا تو وہ ایسا حیرت انگیز ہوگا کہ اس کے مقابلہ میں انکی قربانیاں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھیں گی۔ چنانچہ دیکھ لو بیشک حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے اسلام کے لئے بڑی قربانیاں کیں۔ لیکن آج وہ دوبارہ زندہ ہو جائیں اور وہ دنیا کے گلی کوچوں میں سے گذرتے ہوئے سنیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے یوں فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے یوں فرمایا ہے۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے یوں فرمایا ہے۔ اور دوسری طرف وہ یہ دیکھیں کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھوں میں لٹھ لیئے چلے جا رہے ہیں اور غصہ سے ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کو فلاں شخص نے برا بھلا کہا ہے یا حضرت عمرؓ کو برا بھلا کہا ہے یا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو برا بھلا کہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں انکو اپنی قربانیاں اس لازوال عزت اور شہرت کے مقابلہ میں بالکل حقیر نظر آنے لگیں گی اور وہ خیال کرنے لگیں گے کہ ہم نے کوئی قربانی نہیں کی۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی شہید ہوئے۔ آپؐ نے ان کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ سر نیچے ڈالے ہوئے افسردگی کی حالت میں جا رہا ہے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں انکے خیال سے میں متفکر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تمہیں علم ہوتا کہ تمہارے باپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا ہے تو تم اس طرح افسردہ نہ ہوتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کی روح کو اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا۔ میں تم سے بہت خوش ہوں۔ تم جو کچھ مانگنا چاہتے ہو مانگو۔ میں تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس پر تمہارے باپ نے کہا کہ خدایا میری صرف اتنی خواہش ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جائے تا میں پھر اسلام کی خدمت کرتا ہوا مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی جان ہی کی قسم ہے کہ اگر میں نے یہ قانون نہ بنا دیا ہوتا کہ میں کسی انسان کو دوبارہ دنیا میں واپس نہیں بھیجونگا تو میں تیری اس خواہش کو ضرور پورا کر دیتا۔ (ترمذی)

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کو وقت سے پہلے قربانیاں بڑی بھاری اور گراں نظر آتی ہیں مگر جب ان قربانیوں کا نتیجہ نکلتا ہے تو اسے اپنی قربانیاں بالکل حقیر نظر آنے لگتی ہیں۔ ہر طالب علم جو سکول جاتا ہے وہ اپنا سکول جانا کتنی مصیبت سمجھتا ہے لیکن تمہیں کوئی طالب علم ایسا نظر نہیں آئے گا جو اپنی گذشتہ محنت پر افسوس کا اظہار کرتا ہو۔ بلکہ جب اس کی محنت کا نتیجہ نکلتا ہے اور وہ دنیا میں بڑے بڑے مراتب حاصل کرتا ہے تو اسے اپنی محنت بالکل حقیر نظر آتی ہے۔

یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے اس ( ) میں بیان فرمایا ہے کہ جو شخص نیک اعمال بجالائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا بدلہ ملے گا جو اسکی قربانیوں سے ہزاروں گنا افضل ہوگا۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی اس سکیم کے راستہ میں روک بن کر کھڑا ہوگا وہ اپنے منہ کے بل گرے گا اور ناکامی و نامرادی کا جہنم اسے جھلسا کر رکھ دیگا۔ اور وہ اور اس کی آئندہ نسلیں اللہ تعالیٰ کی برکات سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گی۔

محسن کے معنے عربی زبان میں اس شخص کے ہوتے ہیں جو حکم کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ پورا کرے پس (یقیناً اللہ تعالیٰ محسنوں کے ساتھ ہے) کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جو لوگ اس پہلی بات پر پوری طرح عمل کریں گے جو ہم نے کہی ہے یعنی وہ پوری طرح جہاد کریں گے اور ہماری رضا کے حصول کی کوشش کریں گے۔ ہم انکے ساتھ ہونگے اور ہر میدان میں انکو کامیابی بخشیں گے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش تو کریں مگر انکی کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کوئی نہ کوئی غلطی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ خدائی قرب اور اس کی نصرت سے محروم ہیں۔ گویا بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ پر الزام لگایا جائے اور کہا جائے کہ اس نے ہماری طرف توجہ نہیں کی ہمیں اپنی ذات پر الزام لگانا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم محسنوں والا کام نہیں کر رہے۔ ورنہ خدا جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے وعدوں میں سچا ہے اور وہ جو بات بھی کہتا ہے اسے پورا کر کے رہتا ہے۔ جھوٹے ہم ہی ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کا تو دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر اس کے مطابق اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں کرتے احادیث میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ! میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہد میں شفا ہے (نحل ۹) اس لئے آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو شہد پلاؤ۔ حالانکہ طبی طور پر شہد دست لاتا ہے۔ انہیں بند نہیں کرتا وہ گیا اور اس نے جا کر شہد پلا دیا۔ مگر اسکے بھائی کے دست اور بھی بڑھ گئے وہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے بھائی کے دست تو اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اور شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور پھر اس نے شہد پلا دیا۔ جس پر اسکے اسہال اور بھی بڑھ گئے وہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ!

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو آف ریلیجنز کا ایک اداریہ

مذہب کا کردار

ہر وہ مذہب جو اپنے آپ کو ذمہ دار کہتا ہے اسکا سب سے پہلا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ وہ انسان کو اسکے منبع یعنی اس کے خالق کے متعلق اطلاع بہم پہنچائے جب انسان کو یہ علم عطا کر دیا جائے تو وہ اُسکے آسمانی ماخذ سے جو ہر قسم کی قوت کا حامل ہے نفع اٹھا سکے۔ اسی لیئے کہا جا سکتا ہے کہ اچھے مذہب کو یہ بتانا چاہیئے کہ وہ خالق کیا ہے اور اس کی صفات کیا ہیں۔ اسے اس بات کی بھی وضاحت کرنی چاہیئے کہ انسان اور اس کے خالق کا آپس میں رشتہ کیا ہے اور اس رشتے کو کس صورت میں زیادہ مضبوط اور مستحکم بنایا جا سکتا ہے۔ جس کے ساتھ انسان کا یقین اور وثوق اس ماخذ یعنی خالق میں بڑھتا رہے اور آخر کار ان دونوں کا آپس میں رابطہ ہو جائے وہ مذاہب جو اس معیار پر پورے نہیں اترتے اپنے پیروؤں کو بغیر کسی بامقصد زندگی کے اور بغیر کسی نفع مند کام کے چھوڑ دیتے ہیں۔

اگر اوپر بیان کیئے گئے مقصد کے متعلق سوچا جائے تو بعض خصوصی اخلاقی اقدار کی تعیین کرنی پڑے گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بنی نوع انسان نے جو تمدنی طور پر ترقی کی ہے اس کے نتیجے میں اس نے نہایت اچھے سماجی قوانین مرتب کیئے ہیں جن کے متعلق یہ لازمی بات ہے کہ انکو اپنی زندگیوں پر لاگو کیا جائے اور اور ان کے مطابق عمل بجالایا جائے یہ بات ظاہر ہے کہ ایک اچھے مذہب میں قوانین نہایت مکمل طور پر موجود ہوتے چاہئیں جن کا کردار سے تعلق ہو اور جو انسان کی روحانی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہوں۔ یہ بھی بتانا پڑے گا کہ اچھے اور برے اخلاق کیا ہیں۔ اور اچھے اخلاق کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے اور ہر برے اخلاق سے کس طرح بچا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں برے اخلاق کی نہایت واضح طور پر تعیین کرنی پڑے گی۔

ایک دفعہ پھر یہ بات کہنے کی ضرورت ہے کہ وہ مذہب جو ڈھیلا ڈھانچہ پیش کرتا ہے اور اچھے اخلاق کے حصول میں مدد نہیں دیتا یا اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہ بات نہایت نفع مند ثابت ہوگی اگر مذہب سماجی مسائل کا مناسب حل بھی پیش کر سکے۔ خاص طور پر وہ سماجی مسائل جن سے آج انسان برسرِ پیکار ہے ایک اچھا مذہب کبھی اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا کہ انسان ایک سماجی حیوان ہے اور وہ ہر قسم کی بہبود کو سیاسی لوگوں پر نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خصوصی اصول وضع کرے جو انسان کی سماجی زندگی کی رہنمائی کر سکیں۔ مثلاً شادی، گھریلو زندگی، اچھی ہمسائیگی یہ وہ باتیں ہیں جن سے امن کا قیام ہو سکتا ہے اور منظم زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔ تمام لوگوں کی چاہے وہ کسی درجے سے تعلق رکھتے ہوں حفاظت کی جانی چاہیئے۔ یعنی انکے حقوق انہیں پوری طرح ملنے چاہئیں۔ اگرچہ حکومت کے قوانین بھی وضع کئے جانے چاہئیں لیکن یہ عام طور پر تعصّب کی نظر ہو جاتے ہیں۔ چاہے انفرادی تعصّب ہو یا اجتماعی تعصّب کیونکہ انکے اپنے اپنے مفاد ہوتے ہیں یا انکی اپنی اپنی سیاسی وفاداریاں ہوتی ہیں صرف خدا تعالےٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو ایسے قوانین مرتب کر سکتا ہے جن میں کسی کا شخصی مفاد شامل نہ ہو۔

ایک مذہب کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ گھریلو تعلقات کی وضاحت کرے شہریوں کے حقوق اور انکے فرائض کا بیان واضح طور پر پیش کرے۔ اجیر اور آجر کے تعلقات بھی بتائے۔ حاکم اور محکوم کے، امیر اور غریب کے اور ایک مذہب کے پیروکاروں کے دوسرے مذہب کے پیروکاروں سے تعلقات کا بھی واضح ذکر کرے۔ اور یہ بھی بتائے کہ یہ حقوق کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں اور یہ فرائض کس طرح ادا کئے جا سکتے ہیں۔ ایسا مذہب جو ان باتوں میں کامیاب نہ ہو وہ حقیقتاً مذہب کے نام کا مستحق ہی نہیں ہے۔ وہ اپنی جماعت یا اپنے پیروکاروں کو کس طرح منظم کر سکے گا۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات تو ایک طرف رہنے دیجئے۔

اگر غور کیا جائے تو دنیا میں کئی مذاہب موجود ہیں جو بظاہر مضبوط نظر آتے ہیں لیکن وہ ان ضروریات کو پورا نہیں کرتے یا وہ راہنمائی پیش نہیں کرتے جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انکے بنیادی اغراض ومقاصد میں یہ بات شامل ہی نہیں تھی کہ وہ دنیا بھر کی رہنمائی کریں۔ انہیں ایک محدود سا کردار دیا گیا تھا جو ایک خاص وقت اور ایک خاص خطّے کے لوگوں کے مناسب تھا اور یہی وہ بات ہے جو مذاہب کے متعلق سوچتے ہوئے سامنے آتی ہے۔ انسانوں نے اپنے مذاہب سے اس قسم کی راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں مل نہ سکی۔ ہم آخر پر یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ ایک اچھے مذہب کو یہ بھی بتانا چاہیئے کہ اس زندگی کا انجام کیا ہے یعنی موت کے بعد انسان کس حالت میں سے گذرتا ہے۔ بہت سی سوسائٹیوں نے موت کے متعلق عجیب وغریب نظریات پیش کئے ہیں۔ جن کا زیادہ تر تعلق توہمات سے ہے۔ مذہب کا فرض ہے کہ وہ یہ بات واضح کرے کہ موت کے بعد انسانی زندگی کیسی ہوگی۔ وہاں پر مسرت کے کیا معنے ہونگے۔ اور دکھ اور درد کے کیا اور یہ بھی بتائے کہ کیا اس زندگی میں بھی انسان آگے کی طرف بڑھ سکے گا۔ یا نہیں۔ یعنی ترقی کے کوئی امکانات ہونگے یا نہیں۔ جب ہم ان تمام باتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ بہت سے مذاہب اس میں کامیاب نہیں ہیں۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

الجزائر میں جہاد؟

الجیریا اس وقت مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ وہاں کی بنیاد پرست تنظیم "اسلامک سالویشن فرنٹ"، نے متنبہ کیا ہے کہ اگر فوج نے محاصرے کی کیفیت کو ختم نہ کیا تو وہ جہاد شروع کر دیں گے۔ یہ تنبیہ الجیریا کے حزب اختلاف کے چوٹی کے لیڈر عباسی مدنی نے جاری کی ہے اور ایسے موقعہ پر جاری کی ہے جبکہ تمام لوگ جمعہ کی نماز کے لئے اکٹھے ہو چکے تھے۔

صدر شاذلی بن جدید نے نیشنل لبریشن فرنٹ کی صدارت سے استعفےٰ دے دیا ہے اور عباسی مدنی کی تنبیہ اس استعفےٰ سے چند گھنٹے ہی پہلے جاری کی گئی تھی، شاذلی بن جدید کی فرنٹ کی صدارت برائے نام ہی تھی۔ اور یہ اس وقت سے جاری تھی جبکہ ۱۹۶۲ء میں فرانس سے آزادی حاصل کی گئی تھی۔ وہاں چیئرمین اور صدر میں جو فرق ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے چیئرمین ہونے سے تو استعفےٰ دے دیا ہے لیکن صدارت جو اصل اقتدار کا عہدہ ہے وہ اپنے پاس رکھا ہے۔ ملک کی کیفیت یہ ہے کہ وہاں ساری ساری رات گولیاں چلنے کی آوازیں سنی جاتی ہیں اور باوجود اس کے کہ شاذلی بن جدید نے چیئرمین کا عہدہ چھوڑ دیا ہے۔ عباسی مدنی کے اعلان کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور شاذلی کے عہدہ چھوڑنے کو کم۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ مدنی کا انتباہ فوج کے خلاف ہے۔ کوبا میں جو کہ مشرق میں ایک چھوٹی سی جگہ ہے ۲۰ ہزار افراد کے سامنے مدنی نے تقریر کی اور کہا کہ اگر فوج اپنے آپ کو پیچھے نہیں ہٹالے گی تو ہم اپنی قوم سے کہیں گے کہ وہ جہاد کا آغاز کرے عباسی مدنی اکسٹھ برس کے ہیں اور انہوں نے کہا کہ جب تک فوج رات گیارہ بجے سے صبح کے تین بجے تک کا کرفیو اٹھا نہیں لیتی حکومت کے ساتھ ہماری کوئی گفت وشنید نہیں ہو سکتی۔ یہ کرفیو ۵ جون کو لگایا گیا تھا اور اس کے لگائے جانے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ احتجاجی مظاہروں میں انیس (۱۹) افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایمرجنسی چار مہینے تک قائم رہے گی۔ مدنی نے اپنے بیان میں اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ فوج اپنے آرمی ٹینک اور دوسرا ساز وسامان دارالخلافہ سے واپس لے جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ انتخابات کے لئے تاریخ مقرر کی جائے اور اسلامی کارکنوں کو جنہیں حراست میں لیا جا چکا ہے رہا کیا جائے اور ان کے خلاف جو مقدمے دائر ہیں وہ واپس لئے جائیں۔ فوج نے یہ کوشش کی تھی کہ لوگ ایک ہی جگہ پر جمعہ پڑھنے کی بجائے مختلف مساجد میں جائیں جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں تو اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اسلامک سالویشن کے پلیٹ فارم پر اتنی بڑی تعداد میں جمع نہ ہوں۔ اس کے باوجود زیادہ تر لوگ اسلامک سالویشن فرنٹ ہی کی طرف گئے کہتے ہیں کہ آدھی رات کے معاً بعد وزیر اعظم سنی احمد غالبہ نے انتباہ کیا کہ حکومت کسی صورت میں بھی لاقانونیت کو برداشت

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوانح حضرت فضلِ عمر سے اقتباس

کِس نے کیا کہا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بعد کے زمانہ میں کبھی کبھی لطیفہ کے طور پر حسب ذیل شعر سنایا کرتے تھے ؎

تمہیں چاہوں تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں
مرا دل پھیر دو مجھ سے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا

مگر آپ کے بچپن کا ایک واقعہ اس شعر میں ملبوس جذبات کے بالکل برعکس تصویر پیش کرتا ہے۔ آپ جسے چاہتے تھے اس کے چاہنے والوں کو بھی چاہتے تھے۔ اس کے خدام اور فدائیوں سے بھی گہری محبّت کرتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ سے آپ کی محبت اور عشق کا یہ عالم تھا کہ جتنا جتنا کسی کو آپ کے قریب پایا اسی قدر اس کی طرف کھنچتے چلے گئے۔

آپ کی محبت کا رخ متعین کرنے میں یہ اصل کبھی شعوری طور پر اور کبھی غیر شعوری طور پر بے خطا کام کرتا تھا۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل واقعہ دلچسپ مطالعہ کا مواد پیش کرتا ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے ۔۔۔۔۔ ایک دفعہ یخنی لے کر میں مولوی صاحب کے لئے گیا تھا۔ اس کے سوا یاد نہیں کہ کبھی گیا ہوں۔ اس زمانہ کے خیالات کے مطابق یقین کرتا تھا کہ مولوی صاحب فوت نہیں ہو سکتے ۔۔۔۔۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت تیز تھی۔ ایک دو سبق ان کے پاس الف لیلہ کے پڑھے پھر چھوڑ دیئے۔ اس سے زائد ان سے تعلق نہ تھا۔ ہاں ان دنوں میں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دایاں فرشتہ کون سا ہے اور بایاں کون سا۔ بعض کہتے مولوی عبدالکریم صاحب دائیں ہیں۔ بعض حضرت استاذی المکرم امام جماعت الاوّل (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں۔ علموں اور کاموں کا موازنہ کرنے کی اس وقت طاقت نہ تھی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اسی محبّت کی وجہ سے جو حضرت امام جماعت الاوّل مجھ سے کیا کرتے تھے۔ مَیں تو نورالدینیوں میں سے تھا۔ ہم نے ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بھی دریافت کیا اور آپ نے ہمارے خیال کی تصدیق کی۔ غرض مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ مَیں ان کے پُر زور خطبوں کا مداح تھا۔ اور ان کی محبّت اور ان کے حُبِّ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا معتقد تھا۔ مگر جونہی آپ کی وفات کی خبر مَیں نے سُنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہو گیا وہ آواز ایک بجلی تھی جو میرے جسم کے اندر سے گذر گئی۔ جس وقت مَیں نے آپ کی وفات کی خبر سُنی مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔ دوڑ کر اپنے کمرے میں گھس گیا۔ اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر ایک بے جان لاش کی طرح چارپائی پر گر گیا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ وہ آنسو نہ تھے ایک دریا تھا۔ دنیا کی بے ثباتی، مولوی صاحب کی محبّتِ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خدمتِ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرتے تھے۔ دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں یہ بہت سا ہاتھ بٹاتے تھے۔ اب آپ کو بہت تکلیف ہوگی اور پھر خیالات پر ایک پردہ پڑ جاتا تھا۔ اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہنے لگتا تھا۔ اس دن نہ مَیں کھانا کھا سکا۔ نہ میرے آنسو تھمے۔ حتیٰ کہ میری لاابالی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میری اس حالت پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی تعجب ہوا اور آپ نے حیرت سے فرمایا کہ

"محمود کو کیا ہو گیا ہے۔ اس کو تو مولوی صاحب سے کوئی ایسا تعلق نہ تھا۔ یہ تو بیمار ہو جائے گا۔"

خیر مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات نے میری زندگی کے ایک نئے دَور کو شروع کیا۔ اسی دن سے میری طبیعت میں دین کے کاموں اور سلسلہ کی ضروریات میں دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوئی اور وہ بیج بڑھتا ہی چلا گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ کوئی دنیاوی سبب حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی زندگی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات سے زیادہ میری زندگی میں تبدیلی پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر مجھے یوں معلوم ہوا گویا ان کی روح بھی مجھ پر آ پڑی ہے۔

(الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء)

آپ کا خط ملا

مکرم مبشر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ النور سوسائٹی کراچی لکھتے ہیں:۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی والی اور خدمتِ دین والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپکی ادارت میں "روزنامہ الفضل" دن بدن ترقیات کی منازل طے کرتا چلا جائے۔

یہ عاجز آپکے اخبار کا مستقل قاری ہے۔ ہر روز تازہ اخبار کا انتظار رہتا ہے۔ جونہی اخبار ملتا ہے پہلی فرصت میں پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپکے کالم پڑھ کر تو بہت ہی معلومات ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو ہر ذوق اور ہر مزاج کی دلچسپی پر مبنی مضامین لکھنے کی توفیق دے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں مزید برکت دے آپ کی نظمیں بھی تسکین دل کا باعث بنتی ہیں علاوہ ازیں الفضل میں مضامین شائع کرنے کے لئے آپکا انتخاب بھی بہت اچھا ہے۔ اس دور کی ضرورتوں کے تقاضوں پر مبنی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ ہمیشہ قائم رکھے۔

الفضل اخبار کے مطالعہ کی بدولت ہی مجھے بھی لکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ اور اس شوق کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ایک مضمون بعنوان "فلسفہ حیات ہم اور ہماری زندگی" لکھا ہے۔ جو ارسال خدمت ہے۔ اگر آپ اسے الفضل کے معیار پر پورا اترتے محسوس فرماتے ہیں تو شائع فرما دیں۔ اس سے میری حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور شاید آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ آپکا بے حد ممنون ہوں گا۔

اگر کسی بھی وجہ سے میرا مضمون اشاعت کے قابل نہ ہو تو کم از کم مجھے اُن وجوہات سے مطلع ضرور کر دیا جائے۔ تاکہ میں آئندہ ان باتوں کا خیال رکھوں۔

مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں:۔

مورخہ ۲۵ جون کے الفضل میں آپ کی رباعی پڑھ کر ایک پرانی یاد تازہ ہو گئی اور منہ سے بے اختیار آپ کے لئے (اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی جزا دے) کے الفاظ نکلے پرانی یاد اپنے والد صاحب قبلہ شیخ فضل حق صاحب کی ایک ایسی ہی دعا ہے جو وہ اکثر دوپہر کے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر مانگا کرتے تھے اور جو آج بھی میرے لئے مشعل راہ ہے جو یہ تھی۔ میرے پیارے اللہ تو کتنا اچھا ہے کہ ہر روز مجھے طرح طرح کی نعمتیں عطا کرتا ہے میرے اللہ مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا اور میری تمام ضرورتیں خود پوری کرنا۔ میرے اللہ مجھے اتنا نہ دینا کہ بنک بھر لوں اور تجھے بھول جاؤں مجھے حد سے اندر رکھنا ہم یہ دعا تقریباً ہر روز سنتے تھے جو اچھی تو لگتی تھی مگر اس پر کبھی خاص غور نہ کیا تھا وقت کے ساتھ جب زمانہ کے سرد گرم چکھے تو اس دعا کی دل میں قدر و منزلت پیدا ہو گئی اور پھر یہ ہماری زبانوں پر آ گئی۔ واقعی اباجی کو بنک بھرنے والی دولت کبھی بھی نہ ملی اور ان کی کوئی ضرورت بھی کبھی تشنہ نہ رہی۔ ہر ضرورت پوری ہوتی ہم نے دیکھی حتی کہ وفات کے بعد بہشتی مقبرہ والوں نے اطلاع دی کہ ان کا دو صد روپیہ زائد آیا ہوا ہے۔ نہ ان کے ذمہ کسی کا قرض نکلا نہ کبھی تنگی کا دور آیا شائد اس کا باعث ان کی یہ دعا ہی تھی۔ آپ کی رباعی ہر احمدی گھرانے کی نظروں کے سامنے رہنے والی ہے اسے فریم کروا کے ایسی جگہ لگانا چاہیئے کہ اس پر نگاہیں پڑتی رہیں۔

مکرم عبدالمنان ناہید صاحب لکھتے ہیں:۔

پانچ جون کو اپنی بیوی کا جنازہ لے کر ربوہ آیا تھا۔ آپ سے ملنے کی کوششیں کی۔ مگر فون پر بھی ملاقات نہ ہو سکی۔ اہلیہ سے میری ذہنی ہم آہنگی کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ شعر کہتی نہ تھیں مگر اس کا ادراک بہت خوب تھا۔ شعر کے حسن اور عیب پر تنقید کی نظر بہت تیز تھی۔ بارہا یوں بھی ہوا کہ میری کسی تازہ غزل کو دیکھا تو کہا اس شعر میں یہ لفظ یوں بدل دیا جائے تو کیسا رہے گا۔ اور میں نے ہمیشہ انکی تجویز کو معقول پایا۔ شعر کا حسن لفظی اور معنوی لحاظ سے دوبالا ہو گیا۔ اساتذہ کے کلام کا مطالعہ بہت خوب تھا اور یادداشت بہت اچھی ہی نہیں غیر معمولی تھی۔ انکے لئے دعا کیلئے التجائے دل شائع کروائی۔ بہت دعا بھی ہوئی۔ مگر مالک کی اپنی مرضی بھی ہوتی ہے اور اسی میں بہتری ہوتی ہے۔ حضور کی طرف سے اس پر ایک تبصرہ بذریعہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہائیکنگ۔ ایک صحت مند تفریح

شعبہ صحت جسمانی خدام پاکستان نے ہائیکنگ و ٹریکنگ کا شوق پیدا کرنے اور اسے منظم کرنے کے لئے ایک ہائیکنگ کلب قائم کیا ہے۔

ہائیکنگ اور ٹریکنگ ایک نہایت صحت مند تفریح ہے یہ انسان کو جسمانی ورزش اور ذہنی وسعت عطا کرتی ہے جو ایک حد تک علمی صلاحیت کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا کئے ہوئے وسیع حسن کو دیکھ کر انسان کے اندر ایک خوشگوار تبدیلی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس کا مطالعہ وسیع ہوتا ہے نیز کبھی غیر متوقع حالات انسان میں ہمت، خود اعتمادی اور بلند حوصلہ کی صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں۔

ہائیکنگ کے دوران انسان نہایت خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ خوبصورت اونچے نیچے پہاڑ سبز پوشاکیں اوڑھے۔ کچھ سفید غلافوں میں ملفوف اور کچھ بالکل برہنہ بنجر اور چٹیل چٹانیں مگر ہر کوئی حسین اور منفرد تیز بہتے پانی جو کبھی نالے اور کبھی دریا بن جاتے ہیں۔ جو وادیوں کے سینوں پر شور مچاتے اچھلتے کودتے پہاڑوں سے ٹکراتے۔ ٹکرا کر اچھلتے اچھل کر بکھرتے اور پھر سمٹتے اپنی منزل کی طرف مسلسل رواں دواں، میل ہا میل تک پھیلے ہوئے سبزہ زار، ان سے بلند ہوتے ہوئے لمبے لمبے درخت ہوائیں جب ٹکرا کر گزرتی ہیں تو ایک دل موہ لینے والی موسیقی پیدا ہوتی ہے۔ اور دل چاہتا ہے کہ دیر تک بیٹھا آدمی ان کو سنتا رہے۔ ان سبزہ زاروں پر بکھرے ہوئے رنگ برنگے پھول سفید، زرد، سرخ اور جامنی۔۔۔ ہمارے منتظر۔۔۔ وہ گلیشیئر۔۔۔ وہ برفیں۔۔۔ جن پر پہلا قدم رکھتے ہوئے سب ہی ڈرتے ہیں مگر پھر ان کے ہی ہو جاتے ہیں۔ کبھی ان پر پھسلنا اور کبھی پھسلتے پھسلتے چلتے ہوئے گرنا۔ وہ خوبصورت جھیلیں، کچھ برف سے ڈھکی آنکھوں سے اوجھل کچھ مکمل طور پر پگھلی ہوئی ان میں بلند سبز اور سفید چوٹیوں کا عکس اوپر نیلا آسمان اور اس پر تیرتے سفید بادلوں کا عکس اور بعض جھیلوں میں تیرتے ہوئے سفید برف کے ٹکڑے ایک دلکش نظارہ پیدا کرتے ہیں پھر ہوا سے لہریں پیدا ہوتی ہیں تو سب کچھ دھندلا جاتا ہے جیسے خوبصورت چہرہ باریک پردوں میں چھپا ہوا اور انسان ایک اشتیاق کے ساتھ اس پردے کے ہٹنے کا انتظار کرنے لگتا ہے اور اس کے علاوہ بہت کچھ جو صرف آپ جا کر ہی دیکھ سکتے ہیں محسوس کر سکتے ہیں۔

اگر آپ یہ سب کچھ دیکھنا چاہتے ہیں اگر آپ اس خواب کو حقیقت بنانا چاہتے ہیں۔ اب اس کا طریقہ نہایت آسان ہے ہائیکنگ کلب آپ کے لئے سارے انتظامات کرے گا۔

آپ کا کام

صرف اتنا ہے کہ اپنے قائد/قائد ضلع سے ممبر شپ فارم لے کر مکمل کر کے کلب کے پتہ پر بھیج دیں۔ نیز یہ بھی کہ اندازاً آپ کن دنوں میں جانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے دوستوں کے ساتھ جانا چاہتے ہیں تو ان کو بھی تیار کر کے اکٹھی بکنگ کروالیں ورنہ کلب کے مختلف ممبرز کے ساتھ آپ جا سکتے ہیں۔

کلب آپ کے لئے

○ ایک خوبصورت ٹریک کا انتخاب کر کے اس کا نقشہ تیار کرے گا۔
○ آپ کے قیام و طعام کا انتظام پشاور میں کرے گا۔
○ پشاور میں آپ کو ہائیکنگ و ٹریکنگ کے سامان اور اس کے بنیادی اصولوں اور ٹیکنیک سے آگاہ کرنے کا انتظام کرے گا۔
○ فرسٹ ایڈ پر ایک بریفنگ
○ کوہ پیمائی پر ایک ویڈیو فلم دکھانے کا انتظام۔
○ ہائیکنگ کے لئے تمام سامان ٹینٹ ہائیکنگ بیگ، سلیپنگ بیگ میٹرس اور ککنگ (COOKING) وغیرہ کے سامان کا انتظام۔
○ پشاور سے ٹریک تک اور واپسی TRANSPORTATION
○ ہائیکنگ کے لئے تمام دنوں کی خوراک کا انتظام۔
○ اس سارے کام کو منظم کرنے کے لئے ایک تربیت یافتہ لیڈر کلب ساتھ بھیجے گا۔

(آٹھ روزہ اس ٹور کے سارے انتظامات کے کل اخراجات صرف ایک ہزار /1000 روپے فی کس ہوں گے)

فی الحال جو ٹریک ہم نے منتخب کئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پشاور۔ ایبٹ آباد۔ مظفر آباد۔ شاردہ (نیلم ویلی) سرگن۔ گمھوٹ کنڈی۔ کمک ڈوری گلی، بیاہ گلی، گال گلی، دودی پت جھیل، بے سل، ناران۔ سیف الملوک ایبٹ آباد۔

۲۔ پشاور، ایبٹ آباد، ناران، بے سل جھیل لولوسر، باز گلی، باٹا کنڈی، لالہ زار سیف الملوک، کچھ گلی۔ ملکہ پربت بیس کیمپ، ناران، ایبٹ آباد۔

۳۔ پشاور، ایبٹ آباد، کیوائی شوگران سری پایہ، مکڑہ پیک (۱۲۷۴۴) فٹ دو میل، راجکوٹ۔ کھوڑی پل، مظفر آباد

۴۔ پشاور، ایبٹ آباد، ناران، بے سل لولوسر جھیل، جھیل دودی پت، جل کھڈ گلی جل کھڈ، ناران، جھیل سیف الملوک ایبٹ آباد۔

۵۔ پشاور، چلاس، جل، بابوسر گاؤں بابوسر پاس (۱۴۵۰۰)، گیٹی داس بے سل بورا وائی۔ باٹا کنڈی، لالہ زار، سیف الملوک کچھ گلی، ملکہ پربت، بیس کیمپ، ناران ایبٹ آباد۔

اس کے علاوہ اگر آپ کا پورا گروپ ہے اور آپ کسی اور ٹریک پر جانا چاہتے ہیں تو آپ کلب کو اس ٹریک کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔ اس کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔

— شروع اگست میں ۱۲ تا ۱۵ سال کے اطفال کے لئے کیمپنگ CAMPING کا ایک پروگرام ہے۔ جس کی جلد از جلد بکنگ کروا لیں۔

گروپس کی تاریخیں درج ذیل ہیں
پہلا گروپ ۲۶ جون تا ۳ جولائی
(خدا کے فضل سے یہ گروپ جا چکا ہے)
دوسرا گروپ ۷ جولائی تا ۱۴ جولائی
تیسرا گروپ ۱۶ جولائی تا ۲۳ جولائی
چوتھا گروپ ۲۸ جولائی تا ۴ اگست
اگست اور ستمبر کے پروگرام بعد میں دیئے جائیں گے۔

— اگست کے تیسرے ہفتے میں ایک ٹریکنگ گروپ مزینو پاس جائے گا۔ جس میں صرف تجربہ کار ٹریکرز جائیں گے۔ جو دوست جانا چاہتے ہیں وہ مزید معلومات کلب کے ایڈریس پر لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔

ایڈریس
ناظم ہائیکنگ کلب
P.O BOX 1118
پشاور کینٹ۔

انور اقبال سیفی

تعلیم۔ ایک تجویز

جماعت احمدیہ سے ان گنت طالبعلم دنیا بھر کی مختلف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اپنا THESIS لکھتے ہیں۔ میں خود اس وقت اپنی اعلیٰ تعلیم کے آخری مراحل میں ہوں۔ اس وقت میرے ذہن میں ایک بات جس کا خیال آیا وہ یہ ہے کہ تمام احمدی طلباء کے THESIS کی ایک کاپی (جلد) خلافت لائبریری میں بھی موجود ہونی چاہیئے۔ پتہ نہیں لائبریری میں کوئی ایسا سیکشن موجود ہے یا نہیں۔

اگر موجود ہے تو بہت ہی اچھی بات ہے لیکن اگر موجود نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ربوہ کا طالبعلم جو اعلیٰ تعلیم کا خواہشمند ہے اور تحقیقی کام سے دلچسپی بھی رکھتا ہے اسے یہ سہولت میسر نہیں ہے۔ خواہشمند طالبعلموں کو اگر یہ سہولت مہیا کی جائے تو وہ یقیناً کسی کا THESIS پڑھنے کے بعد ایک GUIDELINE حاصل کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ان کو بہتر طور پر پتہ چل سکتا ہے کہ باہر کی یونیورسٹیوں میں کیا کام ہو رہا ہے۔ اور یہ کہ اگر ان کو کبھی موقع ملے تو وہ کن خطوط پر اپنی RESEARCH کو چلا سکتے ہیں۔ اس سے وہ غیر ممالک میں تعلیمی معیار کا بھی صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں علم تو ہم نے حاصل کر لیا۔ اب اس کو پھیلانا ہے اور پھیلانے کا ایک طریق یہ بھی ہو سکتا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسا انتظام ضرور کیا جا سکے گا جس سے ان کی پیاس بجھ سکے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو علم ہم حاصل کریں وہ بنی نوع انسان کے لئے مفید ثابت ہو۔

بقیہ: ص ۵ سے آگے

ہوائی ڈاک مئی کے آخر میں ملا۔ جو اردو ادب کا ایک شاہکار ہے۔ اس نے مجھے اس سانحہ کے لئے بالکل تیار کر دیا۔ جو پانچ جون کو آنے والا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۵۰:۔ میں خالدہ پروین زوجہ اشفاق احمد قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۹۶ دارالفتوح ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی و تولہ مالیتی DM 2000/ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۴۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400/ جرمن مارک ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ پروین زوجہ اشفاق احمد جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ اشفاق احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ محمد احسن جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۰۵۱ میں نعیم احمد ولد چوہدری غلام احمد صاحب آف لاہور قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فلڈا جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1400/ DM جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم احمد ۷ میکلوڈ روڈ لاہور حال فلڈا جرمنی گواہ شد نمبر۱ ادریس احمد مغربی جرمنی گواہ شد نمبر۲ محمد نصر اللہ مغربی جرمنی

مسل نمبر ۲۸۰۵۲ میں امتہ الودود ظفر زوجہ مظفر احمد ظفر قوم جاٹ، پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیہ ضلع بدین حال جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۸۹ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر ۲۰،۰۰۰/ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۴ تولہ مالیتی ۵۸۵۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 333/ جرمن مارک ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الودود ظفر آف کوٹ احمدیہ ضلع بدین حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ مظفر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۲۳۷۴ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ وسیم احمد مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۰۵۳ میں قیصرہ مظہر زوجہ مکرم مظہر اقبال صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدیہ ساکن چک نمبر ۴۷۱ ج ب ضلع فیصل آباد حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۲۵،۰۰۰/ روپے (۲) زیورات نقرئی وزنی ۴۰ گرام۔ (۳) سلائی مشین مالیتی 400/ DM حق مہر ۳۰،۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/ DM ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ قیصرہ مظہر جرمنی گواہ شد نمبر۱۔ مظہر اقبال جرمنی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبید اللہ جرمنی

پتھری۔ گردہ۔ مثانہ۔ پتہ میں ۔ رسولی۔ گومڑ رحم یا پیٹ میں۔ بغیر آپریشن "جرمن ہومیو علاج" مؤثر اور کامیاب ترین ہے۔ ضرور آزمائیں
اوقات کار: شام ۵:۳۰ تا ۸:۳۰
عزیزیہ ہومیوپیتھک سٹور
تعطیل اتوار
یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی۔ ربوہ
فون ۴۱۴

قرآن پڑھیں پڑھائیں

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں فرماتے ہیں:

"اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں، خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور اپنی نسل کو بھی قرآن کریم کے معنی سکھائیں ...... اپنے بچوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔"

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

اسکو تو اور زیادہ دست آنے لگ گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور خدا سچا ہے۔ جاؤ اسکو شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے اندر سے ایک بڑا ساسُدّہ نکلا اور اسکے اسہال جاتے رہے۔ اسی طرح اگر ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے تو ہم اپنے متعلق کہیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں اور ہم نے وہ شرطیں پوری نہیں کیں جن کے پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوسکتا تھا۔ ورنہ خدا سچا ہے۔ اگر ہم اسکی بیان کردہ شرائط کو پورا کریں اور ابتلاؤں کے طوفان میں ایمان کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ اخلاص اور فدائیت کا نمونہ پیش کریں تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہماری مدد کے لئے آسمان سے اترے گا۔ اور وہ ہمیں ایک پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں اٹھالے گا۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

نہیں کرے گی۔ اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ حفاظتی اقدام کرتے ہوئے امن قائم رکھا جائے۔ اگرچہ گذشتہ جمعرات کے روز فائرنگ کے نتیجہ میں جو لوگ ہلاک ہوئے، ان کی معین تعداد تو نہیں بتائی گئی۔ لیکن اندازہ ہے کہ دارالخلافہ اور اس کے قریب کے علاقوں میں ۱۶ افراد جاں بحق ہوئے۔ اب جو احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ یہ اس وقت شروع ہوئے۔ جب فوج نے میونسپل کمیٹیوں کی عمارتوں سے وہ نعرے جو اسلامک فرنٹ نے لکھے تھے مٹانے شروع کئے۔ اب شاذلی بن جدید اور وزیر اعظم پریشان نظر آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مظاہروں کو اب اتنا عرصہ ہوگیا ہے کہ حکومت انتہائی کوشش کے باوجود انہیں ختم نہ کرسکنے کی وجہ سے پریشان نظر آتی ہے۔ خاص طور پر جہاد کے نام سے وہ ڈرتی ہے اور جب فوج اور اسلامی فرنٹ کی آپس میں تو تو میں میں ہوتی ہے تو لوگ اسلامک فرنٹ ہی کا ساتھ دیتے ہیں یعنی حکومت کی پالیسیوں کی حمایت کرنے والے سوائے حکومتی افراد کے اور کوئی لوگ نہیں ہیں اور جہاں بھی یہ صورت پیدا ہوجائے وہاں یقینی طور پر حکومت کے لئے خطرے کا باعث ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ الجیریا کو امن و امان عطا کرے اور اسے استحکام حاصل ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

آپ تقسیم ملک تک زیرِ تعلیم رہے پاکستان بن جانے کے بعد اوّلاً چنیوٹ اور پھر احمد نگر میں جہاں عارضی طور پر جامعہ احمدیہ کا ادارہ کھولا گیا تھا۔ پڑھتے رہے۔ جہاں سے ۱۹۴۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اسی عرصہ میں چھ ماہ تک فرقان بٹالین کے تحت محاذِ کشمیر پر کشمیر کی آزادی کے لئے بطور مجاہد رضاکارانہ طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ اس کے اعتراف میں عساکر پاکستان کے کمانڈر انچیف کی طرف سے تمغہ خدمت پاکستان اور سند خوشنودی عطا ہوئی۔

جب ربوہ میں سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ارشاد کے مطابق جامعۃ المبشرین (مربیّ) کا آغاز ہوا تو ۱۹۵۲ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے اوّلین طلباء میں آپ شامل تھے۔ شاہد کی ڈگری ملنے پر آپ کو میدان عمل میں بطورِ مربی مقرر کیا گیا۔ آپ لاہور، جہلم، مری ہلز، رحیم یار خاں، بہاولپور، میرپور خاص اور حیدر آباد (سندھ) میں خدمات بجا لا چکے ہیں۔ دسمبر ۱۹۸۲ء سے جون ۹۱ء کے آغاز تک کراچی میں بطورِ مربی سلسلہ متعین رہے۔ اس کے بعد آج کل آپ راولپنڈی میں بطور مربی سلسلہ متعین تھے جہاں سے آپ اپنی بیٹی کو ملنے جاپان تشریف لے گئے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اگست ۱۹۶۵ء سے اکتوبر ۱۹۷۰ء تک علی الترتیب پہلے سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ارشاد کے مطابق قائم مقام امیر ضلع رحیم یار خاں اور پھر سیدنا حضرت امام جماعت (الثالث اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) کے ارشاد کے مطابق بطور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہاولپور نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق نصیب ہوئی۔

تصانیف آپ کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں۔

۲۔ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید۔ دونوں محرف و مبدل ہیں۔

۳۔ عیسائی منطق

۴۔ فتح نصیب جرنیل۔

۵۔ شادی بیاہ کے متعلق جماعت احمدیہ کے فرائض۔ ۶۔ حیاتِ مہدیؑ دوران اس کے علاوہ آپ کی ایک اہم خدمت یہ بھی تھی کہ آپ کراچی سے شائع ہونے والے مشہور ادبی رسالے "مسرت ڈائجسٹ" کے مدیر اعزازی کے فرائض بھی سرانجام دے چکے ہیں۔ آپ کو ۱۹۸۹ء کے صد سالہ جشن تشکر کے جلسہ سالانہ منعقدہ لندن میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت خاص سے بطور نمائندہ مربیان صدر انجمن احمدیہ شامل ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

آپ کا جسد خاکی ربوہ لانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے محترم مولوی صاحب موصوف کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور جنت میں آپ کو اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

ملکی خبریں

○ وائس آف امریکہ کے نامہ نگار نے انکشاف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں گذشتہ دنوں جو اسرائیلی فوجی کمانڈوز سیاحوں کے بھیس میں آئے تھے وہ درحقیقت پاکستان کے کہوٹہ ایٹمی مرکز کو تباہ کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کی ریہرسل کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ لیکن کشمیری حریت پسندوں کی طرف سے ان کے اغوا کے بعد ان کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ یاد رہے کہ کہوٹہ، سری نگر سے صرف ۵۵ کلو میٹر دور واقع ہے۔

○ سری نگر میں موجودہ اسرائیلی تربیت یافتہ کمانڈوز کی موجودگی پر پاکستان نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مالدیپ کے دارالحکومت مالے میں بھارتی سیکرٹری خارجہ سے ملاقات میں پاکستانی سیکرٹری خارجہ نے اس تشویش سے بھارتی حکومت کو آگاہ کر دیا تھا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں قومی حکومت بنانے کا شوشہ ان لوگوں نے چھوڑا ہے جو اقتدار سے محرومی کی وجہ سے مایوسی کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔ انہوں نے سیاستدانوں سے کہا کہ اب اس ملک پر رحم کریں اور کسی نظام کو تو چلنے دیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ جمہوری حکومت کو ختم کرنے کے بھیانک نتائج نکلیں گے۔ ہم اس کی بھرپور مزاحمت کریں گے۔ انہوں نے یہ بات وزیر اعظم کے ایلچی سے ملاقات کے بعد کہی۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیر اعظم مسٹر ممتاز حسین راٹھور کی اہلیہ نے کہا ہے کہ ان کو فون پر دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور انہیں اہم فائلیں لے کر راولپنڈی آنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔

○ جھنگ میں محرم الحرام کے دوران امن برقرار رکھنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔

○ ملتان روڈ لاہور پر واقع ایک آبادی میں آٹھ مسلح ڈاکو ایک میجر کے اہل خانہ کو بے ہوش کرنے کے بعد تین لاکھ روپے کا سامان زیورات اور نقدی لے اڑے۔

○ سکھر سے گدو بیراج تک کا علاقہ زبردست طغیانی کی زد میں آگیا ہے۔ لوگ درختوں پر سو رہے ہیں۔ کچے علاقوں کے رہنے والے تیزی سے محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ آٹھویں آئینی ترمیم ختم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

○ آئین میں بارہویں ترمیم کا مسودہ زیر غور ہے جس کے تحت حکومت ہنگامی حالت نافذ کئے بغیر کسی بھی علاقے سے بنیادی حقوق معطل کر سکے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ عالمی اولمپک مقابلے منعقد کرانے والے ادارے نے جنوبی افریقہ کو اولمپک مقابلوں میں حصہ لینے کی منظوری دے دی ہے۔ بیس سال قبل نسل پرستی کی پالیسیوں کی وجہ سے جنوبی افریقہ پر عالمی کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لینے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

○ بھارت کے صوبہ آسام میں علیحدگی پسندوں نے اغوا شدہ روسی انجینئر کو ہلاک کر دیا ہے۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ نے اغوا کرنے والوں کے بدلے میں باغیوں کو رہا کرنے کی پیشکش کی تھی۔

○ روس شام کو ۲ ارب ڈالر کے ہتھیار فروخت کرے گا۔ یہ رقم سعودی عرب اور کویت ادا کریں گے۔ یہ خلیجی جنگ میں عراق کی مخالفت کا صلہ ہوگا۔

○ امریکہ جنوبی کوریا کو ایف ۱۶ طیارے فروخت کرے گا۔

○ کردستان کو خصوصی اختیارات کے تحت ایک علیحدہ ریاست قرار دیئے جانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اس کے تحت کردستان کا علیحدہ صدر اور وزیر اعظم ہوگا لیکن پرچم کرنسی دفاع اور تجارت میں وہ حکومت عراق کے ماتحت ہوں گے۔

○ جنوبی افریقہ میں آباد لاکھوں ایشیائیوں کے مستقبل کے بارے میں خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں کیونکہ سیاہ فاموں کے ان کے بارے میں بھی وہی تاثرات ہیں جو سفید فاموں کے بارے میں ہیں۔

○ عراق نے ایٹم بم بنانے کی صلاحیت رکھنے کا اعتراف کر لیا ہے۔ عراقی سائنسدان ایٹم بم بنانے میں کلیدی عنصر یورینیم کو تین طریقوں سے افزودہ کر چکے ہیں۔ یہ انکشاف اس طویل دستاویز میں کیا گیا ہے۔ جو عراق کی طرف سے سلامتی کونسل کو مہیا کی گئی ہے۔ اس دستاویز سے ثابت ہوتا ہے کہ عراق کا ایٹمی پروگرام اس سے کہیں بڑا تھا جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا۔

○ بھارت کی نو منتخب پارلیمنٹ کا اجلاس گذشتہ روز شروع ہو گیا۔ وزیر اعظم جمعہ کے روز اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ بھارت اپنے علاقے کا ایک انچ بھی کسی کے حوالے نہیں کرے گا۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

فون ۷۷۱ ، ۶۰۶

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

لاہور میں لیزر پرنٹر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers